Digitized By Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲ ماہ تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز آج قریباً ۱/۲ ۱۱ بجے قبل دوپہر ڈلہوزی تشریف لے گئے۔ حضور کے ہمراہ سیدہ اُم ناصر احمد صاحبہ حرم اول اور سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ حرم رابع تشریف لے گئیں۔ جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب بھی ہمراہ ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۹ بجے شب بذریعہ فون ڈلہوزی سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا ہے۔ کہ حضور بخیر وعافیت ۹ بجے شب ڈلہوزی پہونچ گئے ہیں۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت پرسوں سے سر درد پیٹ میں درد اور نزلہ کی وجہ سے ناساز ہے احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

- حضرت مرزا شریف احمد صاحب گزشتہ شب ڈلہوزی سے تشریف لائے۔

- آج صبح کی گاڑی سے صاحبزادہ کیپٹن مرزا داؤد احمد صاحب ابن حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کوہاٹ تشریف لے گئے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ — ۳۳

روزنامہ الفضل — قادیان

یوم پنجشنبہ

جلد ۳۳ | ۱۳ ماہ تبوک ۱۳۲۴ھش | ۵ شوال ۱۳۶۴ھ | ۱۳ ستمبر ۱۹۴۵ء | نمبر ۲۱۴

روزنامہ الفضل قادیان ۵ شوال ۱۳۶۴ھ

جاپان کی شکست کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی پیشگوئیاں

مولوی ثناء اللہ صاحب کے اعتراضات کا جواب

(از ایڈیٹر)

خدا تعالےٰ اپنے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صداقت کے نشانات اس صفائی اور وضاحت کے ساتھ دنیا میں ظاہر کر رہا ہے۔ کہ بڑے بڑے مخالفین کو بھی ان کے خلاف کچھ کہنے کی جرأت نہیں۔ اور اگر کوئی کچھ کہتا بھی ہے تو اس طرح کہ صرف گلے پڑا ڈھول بجا رہا ہے ورنہ اسے اپنے ٹوٹے پھوٹے اعتراض پر خود بھی کوئی اعتماد معلوم نہیں ہوتا۔ چنانچہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے ۷ ستمبر کے اخبار "اہلحدیث" میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان پیشگوئیوں کے متعلق جو حال ہی میں جاپان کی شکست پر پوری ہوئیں۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ان رویا کے متعلق جن میں جاپان کی شکست اور ناکامی کا کھلا کھلا ذکر موجود ہے۔ ایک مضمون لکھا ہے۔ جو ہمارے مذکورہ بالا دعوے کا ثبوت پیش کر رہا ہے۔

مولوی صاحب نے اپنے اس مضمون کی تمہید میں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے رویا کا ذکر تمسخرانہ پیرایہ میں کیا ہے۔ لیکن آگے چلکر صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے متعلق اتنا لکھا ہے۔ کہ

"بڑے میاں کی پیشگوئی زلزلہ کے متعلق تھی۔ وہ بھی ان کی زندگی میں مقدر تھا۔ بعد ان کے یہ کہنا بالکل صحیح ہے ع
آں قدح بشکست آں ساقی نماند"

لیکن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی فرمودہ پیشگوئی کے متعلق بالکل خاموش رہے ہیں۔ گویا اس پیشگوئی کے متعلق مولوی صاحب کو کوئی مخالفانہ بات کہنے کے لئے نہیں مل سکی اور یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے جاپان کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی پیشگوئی نہایت ہی وضاحت اور صفائی کے ساتھ پوری ہوئی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی پر مولوی صاحب نے جو اعتراض کیا۔ اس سے بھی اس پیشگوئی کی شان میں کوئی کمی نہیں واقع ہو سکتی بلکہ اس کی صداقت اور زیادہ واضح ہو گئی ہے۔ مولوی صاحب نے جو بڑے سے بڑا اعتراض کیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی زلزلہ یعنی بھونچال کے متعلق تھی۔ اور اس بھونچال کا آپ کی زندگی میں آنا مقدر تھا۔ لیکن ان دونوں باتوں کا جواب خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں میں موجود ہے۔ پہلے اعتراض کے متعلق آپ ضمیمہ براہین احمدیہ کے صفحہ ۹۶ پر تحریر فرماتے ہیں۔

"تعجب ہے کہ ہم بار بار کہتے ہیں کہ ظن غالب کے طور پر زلزلہ سے مراد ہماری پیشگوئیوں میں زلزلہ ہی ہے۔ اور اگر وہ نہ ہو۔ تو ایسی خوارق عادت آفت مراد ہے۔ جو زلزلہ سے شدید مناسبت رکھتی ہو۔ اور پورے طور پر زلزلہ کا رنگ اس کے اندر موجود ہو"

اسی طرح براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۲۰ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"ممکن ہے کہ یہ معمولی زلزلہ نہ ہو۔ بلکہ کوئی اور شدید آفت ہو۔ جو قیامت کا نظارہ دکھاوے جس کی نظیر کبھی اس زمانہ نے نہ دیکھی ہو۔ اور جانوں اور عمارتوں پر سخت تباہی آوے۔"

ان حوالوں سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنے والی آفت کو یقینی طور پر کبھی بھی زلزلہ قرار نہیں دیا۔ بلکہ ہمیشہ احتمال بتایا ہے۔ کہ ہو سکتا ہے۔ کوئی ایسی آفت مراد ہو جس سے جانوں اور عمارتوں پر سخت تباہی آئے۔ اب غور کر کے دیکھو کہ زلزلہ کے سوا وہ اور کونسی آفت ہے جس سے جانوں اور عمارتوں پر سخت تباہی آسکتی ہے اور جس کو زلزلہ سے مشابہت تامہ حاصل ہے

کیا وہ جنگ ہی نہیں؟ خود قرآن کریم میں جنگ کو زلزلہ سے مشابہت دی گئی ہے۔ جیسا کہ حضرت سلیمانؑ کے حملہ پر ملکۂ سبا کا قول نقل فرماتا ہے۔ کہ ان الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوھا وجعلوا اعزۃ اھلھا اذلۃ۔ یعنی جنگ کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ جب ایک بادشاہ فاتحانہ طور پر دوسرے ملک میں داخل ہوتا ہے تو اوپر کے طبقہ کو نیچے کر دیتا ہے۔ اور یہی حال زلزلہ شدید کا بیان فرماتا ہے جبکہ حضرت لوطؑ کی قوم کی نسبت فرماتا فجعلنا عالیھا سافلھا۔ کہ اس اوپر کے طبقہ کو نیچے کا طبقہ بنا دیا۔ پس جنگ کو زلزلہ سے نہایت گہری مشابہت ہے۔ جسمانی لحاظ سے بھی اور طبقات مختلف کے لحاظ سے بھی اس کا فعل زلزلے کی طرح ہی ہوتا ہے۔ خصوصاً اس زمانہ کی جنگیں میں کثرت سے زمین کے تختے الٹ دیئے جاتے ہیں۔ یہ تو بالکل ہی زلزلہ کے رنگ میں ہی ہوتی ہیں۔

رہا یہ سوال کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے۔ کہ وہ زلزلہ یا آفت شدیدہ آپ کی زندگی میں آئے گی اس کا جواب یہ ہے۔ کہ بے شک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسا لکھا ہے۔ لیکن خدا تعالےٰ کی حکمت کا چاہا۔ کہ اس کے خلاف ہو۔ اور وہ وقت بجائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں آنے کے آپ کے ایک کے وقت میں آئے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع کیا

غلام نبی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

آپ کو یہ دعا الہاماً سکھائی گئی۔ کہ ربّ اخّر وقت ھذا۔ اے خدا تو اس آفت کے وقت کو پیچھے ڈال دے۔ اور پھر اس کی قبولیت کی خبر اس طرح دی کہ اخّرہ اللہ الیٰ وقت مسمّٰی۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے اس کو اس وقت تک جو بیان ہو چکا ہے۔ پیچھے ڈال دیا۔

اب چونکہ وہ وقت آ چکا تھا۔ اور مصلح موعود کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہایت وضاحت سے بڑی بڑی خوشخبریاں دی تھیں

وہ خدا تعالیٰ سے علم پا کر ظاہر ہو چکا ہے۔ اس لئے اس پیشگوئی کے پورے ہونیکا بھی وقت آ گیا۔ اور وہ نہایت وضاحت کے ساتھ پوری ہو گئی۔ نیز اسی پیشگوئی کی وضاحت کے طور پر اُس موعود یعنی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو رویا کے ذریعے قبل از وقت جو باتیں بتائی گئیں۔ انہوں نے پورے ہو کر اس پیشگوئی کو چار چاند لگا دیئے۔

الحمد للہ علیٰ ذالک

انتخابات اسمبلی کے متعلق اہم اعلان

تمام احباب جماعت کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ انتخابات اسمبلی میں وہ کسی امیدوار سے اپنی طرف سے ووٹ دینے کا وعدہ نہ کریں۔ بلکہ اس سلسلہ میں وہ مرکز کی ہدایات کی پابندی کریں۔ اور جب تک مرکز سلسلہ کی طرف سے کسی امیدوار کو ووٹ دینے کے لئے ہدایت نہ دی جائے۔ وہ کسی کو نہ ووٹ دیں۔ اور نہ ہی ووٹ دینے کا وعدہ کریں۔ جملہ عہدیداران یہ ضروری اعلان تمام احباب کو واضح طور پر پہنچا دیں اور اس کی پابندی کرائیں۔ (ناظر امور عامہ)

سیرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا گورمکھی ترجمہ

سکھوں میں تبلیغ کرنے اور انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات سے واقف کرنے کے لئے صیغہ نشر و اشاعت نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصنیف ہے۔ گورمکھی زبان میں ترجمہ کرا کے شائع کرنے کا انتظام کیا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا تازہ رویا، مطبوعہ ... اگست جماعت کو اس ذمہ داری کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ کہ سکھوں میں خاص طور پر تبلیغ کرنے کی ضرورت ہے۔ لہٰذا سکھوں میں تبلیغ کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے احباب کثرت کے ساتھ اس کتاب کی سکھوں میں اشاعت کریں اور جماعتیں جلد از جلد اپنے آرڈر دفتر صیغہ ہذا کو بھجوائیں تاکہ اُس کے مطابق کتاب شائع کی جائے۔ کتاب کی قیمت ۶/ رکھی گئی ہے۔ (نظارت دعوۃ و تبلیغ)

وعدوں کے پورا کرنے کی آخری میعاد

یاد رہے ترجمۃ القرآن کے وعدوں کے سو فیصدی پورا کرنے کی آخری میعاد ۳۱ اکتوبر ۱۹۴۵ء ہے۔ ہر شخص کو ترجمہ قرآن کا وعدہ جلد سے جلد ادا کرنا چاہیئے۔ ادا کرنے میں آخری آدمی نہیں ہونا چاہیئے۔ اسی طرح تحریک جدید کے دفتر اول کے گیارھویں سال۔ دفتر دوم کے سال اول کی آخری میعاد بھی ۳۰ نومبر ۱۹۴۵ء ہے۔ جو قریب آ گئی ہے۔ اب آہستہ چلنے کا وقت نہیں بلکہ دوڑ کر جتنی جلدی ہو سکے اپنا وعدہ پورا کرنا ضروری ہے۔ تا اس جہاد سے محروم نہ رہ جائیں۔ فنانشل سکرٹری تحریک جدید

تقرر جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ بمبئی

امیر صاحب جماعت احمدیہ بمبئی نے اطلاع دی ہے۔ کہ خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب کو جماعت کا جنرل سیکرٹری مقرر کیا گیا ہے۔ نظارت ہذا اس تقرر کی منظوری دیتی ہے۔ (ناظر اعلیٰ)

تقرر پراونشل امیر صوبہ اڑیسہ

جماعت ہائے احمدیہ صوبہ اڑیسہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مولوی سید فیاض الدین صاحب کی وفات کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مولوی نور محمد صاحب ڈی۔ ایس۔ پی کو ۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء تک کے لئے پراونشل امیر مقرر فرمایا ہے۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

نصرت گرلز ہائی سکول کے متعلق ضروری اعلان

نصرت گرلز سکول کا معائنہ پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے اکتوبر ۱۹۴۵ء کے پہلے ہفتہ میں ہو رہا ہے۔ اس لئے تمام استانیاں اور طالبات بلا استثناء یکم اکتوبر کو حاضر مدرسہ ہو جائیں۔ سوائے اس کے کہ کوئی طبی طور پر سفر کے ناقابل ہو کسی کا عذر نہیں سنا جائیگا۔

(محمد دین منیجر نصرت گرلز ہائی سکول قادیان)

مبلغین کلاس کا نتیجہ

نتیجہ درجہ رابعہ (مبلغین کلاس) جامعہ احمدیہ حسب ذیل ہے۔

(۱) مولوی محمد حفیظ صاحب، مولوی فاضل ۶۳۵/۱۲۰۰ پاس

(۲) مولوی محمد عثمان صاحب مولوی فاضل (کمپارٹمنٹ انٹرویو میں) (سکرٹری مجلس تعلیم)

افریقہ میں اشاعت احمدیت کا ذکر لنڈن کے ایک موقر رسالہ میں

جماعت احمدیہ بہت سرگرمی سے کام کرنے والی جماعت ہے

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ٹیبورا افریقہ سے "African Affairs" کا ایک اقتباس حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ارسال کیا ہے۔

یہ مجلہ رائل افریقن سوسائٹی کی طرف سے لنڈن سے شائع ہوتا ہے۔ اس سوسائٹی کے ممبر اور عہدیدار بڑے بڑے لارڈ اور حکومت برطانیہ کے وزراء، اور دوسرے اعلیٰ طبقے کے لوگ ہیں۔ اس رسالہ میں افریقہ کے متعلق بالعموم نہایت عمدہ مضامین شائع ہوتے ہیں۔

اس رسالہ کی جلد ۴۴ نمبر ۱۷۴ میں جو کہ ماہ جنوری ۱۹۴۵ء کی اشاعت ہے۔ "اسلام" کے زیر عنوان افریقہ میں تحریک احمدیت کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔

Islam

The Ahmadiyya community has been founded for less than fifty years and yet it is one of the most active Moslem agencies in Africa.

یعنی جماعت احمدیہ کو قائم ہوئے ابھی پچاس سال سے بھی کم عرصہ ہوا ہے۔ تاہم افریقہ میں کام کرنے والی اسلامی جماعتوں میں سے یہ ایک بہت ہی سرگرمی سے کام کرنیوالی جماعت ہے۔

شکریہ احباب

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے خاکسار کو پوتا و نواسا عطا فرمایا اس کے متعلق جن احباب نے بذریعہ تار و خط مبارکباد دی دعائیں فرمائیں ان سب کا خاکسار بہت ممنون و مشکور ہے۔ خدا تعالیٰ ان سب کو بہت بہت جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔ خاکسار عبد اللہ الہ دین از سکندرآباد دکن

ایک روپیہ فی کس

بعض کام فنڈ کے ہو ہی نہیں سکتے۔ مذہبی اور قومی تحریکیں جن کے پاس کوئی سابقہ اندوختہ اور موروثی جائدادیں نہیں ہوتیں۔ اور ابھی وہ اپنی تحریک کے ابتدائی ایام میں سے ہی گذر رہی ہوں تو ان کے کام اکثر چندوں سے ہی ہوا کرتے ہیں ان کا سرمایہ ان میں شامل ہونیوالوں کا اخلاص اور جوش ہی ہوتا ہے۔

خدام الاحمدیہ بھی ایک مذہبی تحریک کی ایک اندرونی تنظیم ہے۔ جو اپنی زندگی کے ابھی آٹھویں ہی سال میں ہے۔ چنانچہ اس کے تمام ۴

۴ اخراجات چندوں سے پورے ہونے ضروری ہیں۔ ہمارا سالانہ اجتماع بعض ضروری اخراجات ہم سے چاہتا ہے۔ جنہیں ہم چندہ کے علاوہ کسی اور طریق سے پورا نہیں کر سکتے۔

ہر خادم کے لئے اس موقع پر پورے ایک سال کے بعد صرف ایک روپیہ دینا ہے۔ کوئی ایسا بڑا بوجھ نہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ۴۲

۴۲ ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایماء مبارک کے ماتحت ہم نے اپنا مالی بوجھ خود برداشت کرنا ہے۔ مجالس خدام سے مقررہ شرح کے مطابق چندہ وصول کر کے ۱۵ ستمبر تک مرکز میں بھجوا دیں۔ (خاکسار ملک عطاء الرحمٰن منتظم سالانہ اجتماع)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْل

سورۂ فتح میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ومثلھم فی الانجیل کزرع اخرج شطأہ فآزرہ فاستغلظ فاستوی علیٰ سوقہ یعجب الزراع لیغیظ بھم الکفار۔ یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے رفقاء کی مثال انجیل میں یوں بیان کی گئی ہے۔ کہ وہ ایک کھیتی کی مانند ہیں۔ کہ جس نے اپنی انگوری نکالی اور اس کو مضبوط کیا۔ پھر وہ نرم نازک انگوری موٹی ہوئی۔ اور اپنی ڈنڈی پر کھڑی ہو گئی۔ کاشتکاروں کو خوش آئند معلوم دیتی ہے۔ اور کفار اس سے سیخ پا ہوتے ہیں۔

اس کے مطابق انجیل میں ایک تمثیل یوں مرقوم ہے۔

"اس نے کہا خدا کی بادشاہت ایسی ہے جیسے کوئی آدمی زمین میں بیج ڈالے۔ اور رات کو سوئے اور دن کو جاگے۔ اور وہ بیج اس طرح اگے اور بڑھے کہ وہ نہ جانے۔ زمین آپ سے آپ پھل لاتی ہے۔ پہلے پتی پھر بالیں۔ اور اس کے بالوں میں تیار دانے" (مرقس ۴ باب ۲۶ تا ۲۸)

اسی طرح رائی کے دانے کی تمثیل بیان کی گئی ہے

"پھر اس نے کہا خدا کی بادشاہت اس رائی کے دانہ کی مانند ہے جسے کسی آدمی نے لے کر اپنے کھیت میں بو دیا۔ وہ سب بیجوں سے چھوٹا تو ہے۔ مگر جب بڑھ جاتا ہے۔ تو سب ترکاریوں سے بڑا ہوتا ہے۔ اور ایسا درخت ہو جاتا ہے۔ کہ ہوا کے پرندے آکر اس کی ڈالیوں پر بسیرا کرتے ہیں (متی ۱۳ باب ۳۱، ۳۲ مرقس ۴ باب ۳۲، ۳۳ لوقا ۱۳ باب ۱۸ و ۱۹)

کون نہیں جانتا۔ کہ اسلام کا مقدس پودا خدا تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ مکہ کی آب و گیاہ زمین میں لگایا۔ مخالفت کی تیز و تند آندھیوں میں اس نے اپنا سر نکالا۔ عداوت کے سیلابوں میں یہ بڑھنا شروع ہوا۔ آخر وہ بڑھا پھولا پھل لایا۔ اور دشمن دانت پیستے رہ گئے۔ اسلام پہلے بالکل کمزور حالت میں تھا۔ بعینہٖ جس طرح کہ ایک نرم و نازک پودے کا شگوفہ ہوتا ہے جو ہوا کے ایک نرم سے جھونکے کی تاب بھی نہیں لا سکتا۔ پھر وہ بعض ابتدائی ایمان لانے والوں کے ذریعہ مضبوط ہوا۔ پھر اور جاں نثار دل کی ٹہنیاں نکلیں۔ اور آخر کو وہ ایک مضبوط پودے کی شکل میں کھڑا ہو گیا۔ جو باد صرصر کے تیز و تند جھونکوں میں بھی سربلند کھڑا رہتا ہے۔ اور وہ اسی طرح پھل لایا۔ جس طرح خدا کے بندے مسیح نے فرمایا تھا۔

"کچھ (دانے) اچھی زمین میں گرے۔ اور پھل لائے۔ کچھ سو گنا کچھ ساٹھ گنا۔ کچھ تیس گنا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سن لے۔" (متی ۱۳ باب ۸)

ایک عالم نے اس کے ٹھنڈے سایوں میں بسیرا کیا۔ اور اس کے شیریں پھلوں سے فائدہ اٹھایا۔

اے وہ لوگو جو حق و صداقت کے جویاں ہو اس زمانہ میں بھی آج سے نصف صدی پیشتر قادیان کی سرزمین میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک پودا لگایا گیا۔ دنیا کے ہنگاموں سے دور دنیاوی تہذیب و تمدن کے شور و شر سے علیحدہ ایک دور افتادہ جنگل میں ایک بیج بویا گیا۔ تم نے اپنی آنکھوں سے عداوت و مخالفت کی آندھیوں کو چلتے دیکھا۔ اور تم نے ہر دم گمان کیا۔ کہ اب اس کا نام و نشان بھی نہ ملیگا۔ تم نے لشکر اعداء کو سیلابوں کی طرح آتے دیکھا۔ اور تم نے گمان کیا۔ کہ اب یہ پنپنے نہ پائے گا۔ تم نے دشمنی کی ایک آگ دیکھی۔ اور تمہارے خیال میں تھا۔ کہ یہ آگ اس کو جھلس کر رکھ دے گی۔ بڑے بڑے فراعنہ اپنے لاؤ لشکر سمیت اس پر حملہ آور ہوئے اور اس کو مٹانے کی کوشش کی۔ مگر آج دیکھو دنیا کی ان مخالفتوں نے اس کا کیا بگاڑ لیا؟ عداوتوں کے باوجود وہ نئے نئے شگوفے نکال رہا ہے۔ مخالف کوششوں کے ہوتے ہوئے اس میں نئی سے نئی پتیاں نکل رہی ہیں۔ اور ٹہنیاں بن رہی ہیں۔ اور اب یہ بھی ایک خوش آئند پودا معلوم دیتا ہے۔ "ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات" کے مطابق یہ پروان چڑھنے کو ہے۔ پہلی مثالیں تمہارے سامنے ہیں۔ خدائی سلسلوں کی اسی طرح ترقی ہوا کرتی ہے۔ اور یہ پودے اسی طرح مضبوط ہوا کرتے ہیں۔ چاہو تو اس کے درخت ہونے کا انتظار کرو۔ اور چاہو تو بیج کی نشوونما دیکھ کر ہی اسے قبول کر لو۔ لیکن سوچ لو کہیں انتظار میں متقدم کی فضیلت سے محروم نہ رہ جاؤ۔ اور تمہاری عمر گرانمایہ اکارت نہ چلی جائے۔ اور قبولیت سے محروم نہ کر دیئے جاؤ۔ ہر لمحہ قیمتی ہے۔ اور ہر گھڑی قابل قدر۔ سستی اور غفلت مت کرو۔ کہ اس کے نتائج برے ہوا کرتے ہیں۔

نور الحق انور

ہر احمدی کو تبلیغ احمدیت کا فرض کبھی نہ بھولنا چاہیئے

ذیل میں ایک احمدی نوجوان کا خط جو انہوں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں لکھا۔ اور جس میں ذکر کیا ہے کہ اپنے فرائض منصبی ادا کرتے ہوئے وہ کس طرح تبلیغ احمدیت میں مصروف رہا۔ اور کس طرح خدا تعالیٰ ہر موقعہ پر اس کی امداد فرماتا رہا۔ درج کیا جاتا ہے۔

مکرمنا سیدنا حضرت والا شان خلیفۃ المسیح الثانی و مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز زاد عمرہٗ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ الحمد للہ بذریعہ اخبار الفضل اطلاع موصول ہوئی۔ کہ آپکی صحت خدا کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ خداوند کریم آپکا سایہ تادیر ہم پر رکھے آمین مطلب برآمدم۔ چونکہ انسان کی زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔ لہذا بذریعہ چٹھی ہذا آپکی خدمت اقدس میں معروض ہوں۔ کہ گزشتہ تین سال سے جبکہ آپکا غلام ملٹری میں بموجب آپ کے ارشاد ملازم ہوا خداوند کریم نے مجھ جیسے جاہل اور نالائق سے وہ کام کرائے کہ میں حیران ہوں کہ معلوم نہیں کونسی سپرٹ کام کرتی رہی۔ اپنے دل سے سوال کیا۔ کہ تیرا علم کچھ نہیں۔ مذہبی واقفیت عام نہیں مگر صرف اعتقاد کی بناء پر کھڑا ہوں۔ مختلف علاقوں پنجاب۔ فرنٹیر۔ مدراس۔ یو۔ پی افریقہ کے بڑے بڑے لوگوں سے ملاقات ہوتی رہی۔ اور ان سے مذہبی بات چیت کی۔ خدا کے فضل سے سب کو اپنے مقابلہ میں نیچا دکھایا۔ اور انکے خیالات کو اسلام کی طرف کھینچنے کی حتی الوسع کوشش کرتا رہا۔ مابعد انکے حرکات و سکنات سے معلوم کیا۔ کہ انکو اسلام کی خوبیوں سے واقفیت ہوئی۔ اور اپنی بقایا زندگی کے ایام اسلام کی تعلیم کے مطابق بسر کرنے کی امید دلاتے رہے۔ خدا کرے۔ کہ جو سپاہی اور جوان میری صحبت میں رہے۔ اور مجھ سے اسلام کی خوبیاں حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ خدا تعالیٰ انہیں اسلام میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان لوگوں کو جو میری مجلس میں حاضر ہونے والوں سے عناد رکھتے تھے۔ ان کے دلوں کو بھی منور کرے۔ مثلاً ہندو۔ کرسچن۔ دہریہ کمیونسٹ پارٹی کے خیالات والے کانگرسی۔ انکو خوب دلائل اور ثبوت سے انکے خیالات باطل دکھائے گئے اور انکو آئندہ آنے والے حالات سے آگاہ کیا گیا جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات۔ رؤیا کشوف اور پیشگوئیوں سے متعلق ہیں۔ حتی کہ میرا شغل اولین تبلیغ رہا۔ پیغام حق سنایا۔ اور سینکڑوں انسانوں کو پہنچایا۔ آگے ان کو ہدایت دینے والا خدا ہے۔ جس نے ہم کو ہدایت دی۔ خدا تعالیٰ ان کے سینے کھولدے۔ تا اسلام کی نورانی شکل انہیں نظر آ جائے۔ ملٹری میں سپاہی تبلیغ اسلام کیسے کر سکتا ہے۔ اسکا جواب یہ ہے۔ کہ بعض کو خدا تعالیٰ موقعہ مہیا کر دیتا ہے۔ اور بعض کو اس سے محروم رکھتا ہے بعض سپاہی اپنے آپکو چھپاتے ہیں۔ اور ڈرتے ہیں کہ کہیں ظاہر ہوئے تو مصیبت نازل ہو جائیگی۔ ان کے دل کمزور ہوتے ہیں جسمانی لحاظ سے بے شک طاقتور ہوں۔ مگر آپکا غلام لوگوں کے دریافت کرنے پر علی الاعلان یہی کہتا رہا۔ چاہے کوئی افسر ہو یا سپاہی غیر ہو یا اپنا۔ ہندو ہو یا مسلم۔ کرسچن ہو یا دہریہ۔ کہ میں خدا کے فضل سے احمدی ہوں۔ اور احمدیہ جماعت کا سپاہی ہوں۔ قادیان کا باشندہ ہوں۔ قرآن کا حامل ہوں۔ تمام مذاہب کو سوائے اسلام کے جھوٹا سمجھتا ہوں۔ ہاں اگر کوئی سچائی کا ثبوت ہے تو پیش کرو۔ پھر خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے کسی کو توفیق نہیں ہوئی۔ کہ میرے خلاف کارروائی کرنے کی کوشش کرے۔ بلکہ مداح ہی ثابت ہوئے۔ اور تین سال کا عرصہ باعزت و توقیر گزرا۔ چونکہ میرا تعلق ہسپتال سے رہا۔ مختلف علاقہ کے لوگ زخمی ہو کر آتے رہے۔ جس جس سے ملاقات ہوئی۔ اور بات چیت کرنے کا موقعہ ملا پیغام حق پہنچایا۔ میرے پاس صرف تین ہتھیار ہیں۔ (۱) دعوۃ الامیر (۲) The Teaching of Islam (۳) قرآن مجید اور تینوں ہتھیار کارگر ثابت ہوئے۔ اردو خوانده کے لئے دعوۃ الامیر انگریزی دان کے لئے The Teaching of Islam اور مذہبی واقفیت رکھنے والے لوگوں کے لئے قرآن مجید۔ اور میں کہہ سکتا ہوں کہ سوشلزم۔ بالشوزم۔ کمیونزم وغیرہ وغیرہ خدا کے فضل سے ملیامیٹ ہو جائینگے۔ اگر سپاہی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جلوۂ فاران

(۲)

فاران کا محل وقوع

فاران سے متعلق بحث میں نہایت اہم سوال اس کا محل وقوع ہے۔ توریت میں تین اہم واقعات کے سلسلہ میں فاران کا ذکر آیا ہے۔ (۱) حضرت اسمٰعیلؑ کا مسکن (پیدائش ۲۱/۲۱) (۲) بنو اسرائیل کی بغاوت اور آوارگی کا دشت (گنتی ۱۳/۳ وغیرہ) (۳) آیات زیر بحث میں خداوند کے جلوہ گر ہونے کا مقام (استثنا ۳۳/۱-۳)

یہاں دو باتیں یاد رکھنی چاہئیں۔ اول جب قومیں نقل و حرکت کرتی ہیں۔ تو اپنے نئے مسکن میں اپنے سابقہ وطن کے مقامات کے نام حب وطن کی وجہ سے تجویز کرتی ہیں۔ یا دو مقاموں میں باہمی مشابہت کی وجہ سے بھی ایک ہی نام تجویز کیا جاتا ہے۔ دوسرے یورپین محققین جو واقعات و مقامات مندرجہ بائیبل کی نسبت وقتاً فوقتاً تحقیقات کرتے رہے ہیں۔ باوجود اپنے محقق ہونے کے ادعا کے بائیبل میں جہاں کہیں اسلام اور بانی اسلام کی تائید میں کوئی اشارہ پایا۔ اور دیکھا کہ واقعات نے اس کی تصدیق کر دی ہے۔ تو اس حقیقت پر پردہ ڈالنے اور اپنے علم و فضل کی شہرت سے مرعوب کرنے کی بے جا کوشش کرتے ہیں۔ یہ لوگ حضرت اسمٰعیلؑ کا مسکن جزیرہ نما سینا کے دشت فاران میں قرار دیتے ہیں۔ جب توریت کے واقعات اور تاریخ اس کی تردید کرتے ہیں۔ تو دشت فاران کو کھینچ تان کر کوہ شعیر کے پاس لا کر شمالی عرب تک پہنچا دیتے ہیں۔ جب اس پر بھی اعتراض ہوتا ہے۔ تو یہ کہہ کر پیچھا چھڑاتے ہیں۔ کہ درحقیقت فاران کے محل وقوع کا صحیح پتہ نہیں چلتا۔ مشہور انگریز مفسر بائیبل ڈاکٹر ایس۔ آر ڈرائیور نے لکھا ہے۔ واقعی فاران کا محل وقوع معلوم نہیں ہو سکتا۔ اسی خیال کا اظہار انسائیکلو پیڈیا۔ ببلیکا میں کیا گیا ہے۔ اسی طرح دشت فاران کی حدود کے متعلق بھی یہ لوگ اشتباہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اس کے مقابل پر مسلمان محققین کی دیانت دیکھئے۔ آج سے سات سو سال قبل جب رسل و رسائل اور سفر و سیاحت کے یہ سامان نہ تھے۔ امام شہاب الدین بغدادی نے آٹھ جلدوں میں ایک کتاب معلومہ دنیا کے مشہور مقامات کی نسبت نہایت محنت سے تالیف کی۔ اس میں زیر لفظ فاران لکھا ہے یہ کلمہ عبرانی معرب کیا ہوا ہے۔ مکہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ اور حجاز کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ کا نام ہے۔ پھر توریت کی آیات زیر بحث کے حوالے سے سینا کا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اور شعیر کا حضرت علیہ السلام سے فاران کا حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم سے تعلق بیان کیا ہے۔ پھر یورپین محققین کے طریق کے خلاف بلا اس خوف کے کہ حجازی فاران کی نسبت پیشگوئی پر کوئی شک و شبہ پیدا ہوگا۔ بیان کیا ہے ایک اور فاران سمرقند کے علاقہ میں واقعہ ہے۔ جس کی طرف ابو منصور محمد بن بکر بن اسمٰعیل السمرقندی الفارانی منسوب ہیں۔ نیز مشرقی مصر یعنی جزیرہ نما سینا میں فاران اور طور دو پہاڑیاں ہیں۔

مسکن اسمٰعیلؑ فاران کون تھا

اب انشاء اللہ توریت اور یورپین محققین کے اقوال سے ثابت کیا جائیگا۔ کہ مسکن اسمٰعیلؑ فاران سینا والا ہرگز نہیں تھا۔ اور آیات زیر بحث کا احساس فاران سے دور کا تعلق بھی نہیں۔ پیدائش ۲۱/۲۱ میں فاران مسکن اسمٰعیلؑ بتا کر پیدائش ۲۵/۵ و ۶ میں لکھا ہے۔ "ابراہیمؑ نے اپنا سب کچھ اسحٰقؑ کو دے دیا اور لونڈیوں کے بیٹوں کو تحفے دے کر اپنے جیتے جی ان کو اپنے بیٹے اسحٰقؑ سے دور مشرقی رخ مشرق کے ملک میں بھیج دیا"۔ توریت نے سوائے حضرت اسحٰقؑ کے حضرت ابراہیمؑ کی دوسری سب اولاد کو لونڈیوں کے بیٹے قرار دیا ہے۔ میتھو پال نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے۔ کہ اس وقت حضرت ابراہیمؑ کنعان کے جنوب میں مقیم تھے۔ اور اس علاقہ سے جانب مشرق عرب کا شمالی علاقہ تھا۔ پھر پیدائش ۲۵/۱۲-۱۸ میں حضرت اسمٰعیلؑ کے بارہ شہزادوں ان کے حلقوں اور علاقوں کا ذکر کر کے جو ان کے ناموں سے موسوم تھے۔ لکھا ہے۔ "اور وہ (بنو اسمٰعیل) حویلہ سے شور تک جو مصر کے سامنے اس راہ پر جو اسور (اسیریا یا شام) کو جاتا ہے۔ بستے تھے"۔ حویلہ اور شور نام کے کئی مقامات تھے۔ حویلا (عبرانی معنی ریتیلی زمین) چار بیان کئے گئے ہیں۔ (۱) حسب دستور قدیم بعد طوفان حضرت نوحؑ کی اولاد نے اپنے ناموں سے علاقے اور شہر عرب کے مختلف اطراف میں آباد کئے تھے۔ حامیوں میں سے کش کے ایک بیٹے نے عراق اور بحرین کے درمیان حویلہ کا علاقہ آباد کیا۔ لیکن اس کا نام بعد میں نہ معلوم کس وجہ سے حُویلہ ہو گیا۔ (۲) سامیوں میں سے یقطن کے ایک بیٹے حویلہ نے مکہ اور صفا کے درمیان بحیرہ قلزم کے کنارے آباد کیا تھا۔ اور اس کے بارہ بھائیوں کے علاقے بھی اس کے آس پاس پھیلے ہوئے تھے۔ جن میں سے بعض نام اب بھی موجود ہیں۔ مثلاً حضرموت (نقشہ جات مندرجہ اٹلس نیلسن انسائیکلو پیڈیا جلد ۲۵ نیز پیدائش باب ۱۰)

(۳) مصر کی مشرقی جانب بحیرہ قلزم کے کنارے (۴) حویلہ جس کے درمیان ساؤل نے عمالیق کو شکست دی تھی۔ (اسموئیل ۱۵/۷) ان کے علاوہ ای میئر نے صحرائے شام کے شمال مشرقی حصہ میں اور گلیزر نے وسطی اور شمال مشرقی حصہ عرب میں اس کا محل وقوع قرار دیا ہے۔ اس تعداد اور توریت میں بیان کردہ اسمٰعیلیوں کی کی جانب مشرق نقل و حرکت کے پیش نظر یورپین محققین نے فاران سینا سے ادومیہ اور کوہ شعیر کے مشرق تک پھیلا ہوا بیان کیا ہے۔ اور حویلہ اور شور کا محل وقوع بھی یہاں ہی قرار دینے کی کوشش کی ہے لیکن یہ ظاہر ہے کہ وہ ایسے چکر میں پڑے ہوتے ہیں۔ جس سے نکل نہیں سکتے۔ چنانچہ انسائیکلو پیڈیا ببلیکا میں حویلہ کے متعلق لکھا ہے۔ "تمام واقعات کا یکجا ترتیب دینا مشکل ہے۔ اور اکثر محققین کا خیال کئی حویلے قرار دینے کی طرف گیا ہے۔ بہرحال یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ صرف اشد ضروری حالت میں یہ جائز ہوگا۔ اور یہ شائد محفوظ ترین طریقہ ہو کہ حویلہ ہمیشہ ایک ہی علاقہ قرار دیا جائے۔ جس کے کبھی ایک حصہ کا اور کبھی کسی دوسرے حصہ کا خاص طور پر ذکر کیا جاتا ہے۔ پھر لکھا ہے۔ کہ عبرانی میں مصر مصرائیم جو مصر کا قدیم نام تھا۔ لکھا جاتا ہے۔ اس آیت میں اصل لفظ مصریم ہے۔ جو علاقہ مصری کا نام ہے جو عرب کے شمال اور کنعان کے جنوب میں واقعہ تھا۔ غلطی سے مصرائیم پڑھا گیا ہے۔ شُور یا الشُور مصریم یا مُصری کے پاس واقعہ تھا۔ جیوش انسائیکلو پیڈیا میں بھی یہی خیال ظاہر کیا گیا ہے۔ اور اس شور کی نسبت تقریباً سب محققین کا اتفاق ہے۔

کنعان کی جائے وقوع

ان محققین کے خیالات اور تحقیقات کی نسبت عرض کرنے سے قبل کنعان یا فلسطین کی جائے وقوع بتا دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اس کے شمال میں شام، مشرق میں عرب جنوب میں جزیرہ نما سینا اور مغرب میں بحیرہ روم ہے۔ اس کا کل طول ایک سو چالیس اور عرض تقریباً اسی میل ہے۔ شمالی علاقوں میں جھیل طبریہ یا گلیلی واقعہ ہے۔ جس سے دریا یردن نکل کر سیدھا جنوب کو جا کر بحیرہ مردار میں گرتا ہے۔ اور بحیرہ یا جھیل مردار بھی شمالاً جنوباً ملک میں پھیلی ہوئی ہے۔ زمانہ قدیم میں فلسطین کے علاقے اس جھیل کے جنوبی حصہ کے قریب تک پھیلے ہوئے تھے۔ اس کے جنوبی کنارے سے لیکر خلیج عقبہ تک جو بحیرہ قلزم کی ایک شاخ ہے۔ کوہ شعیر جسے اب جبل الشعیر کہتے ہیں پھیلا ہوا ہے۔ جیسا کہ محققین بیان کرتے ہیں اور آثار قدیمہ سے پتہ چلتا ہے مُصری یا مصریم جزیرہ نما سینا کے شمال مشرقی کونہ میں کنعان سے جنوب اور کوہ شعیر سے مغرب میں واقعہ تھا۔ دشت فاران اسی کونہ تک پھیلا ہوا اور حویلہ اور شور کا محل وقوع بھی یہیں قرار دیتے ہیں۔ سلطنت ادومیہ جو حضرت ابراہیمؑ کے پوتے اور حضرت اسحٰق کے بیٹے ادوم نے قائم کی تھی کوہ شعیر۔ مصری اور اس سے کچھ ملحقہ علاقوں پر مشتمل جزیرہ نما سینا میں ہی واقعہ تھی۔ مُصری وغیرہ علاقوں کے آس پاس شام کو جانے والے دو شاہراہ تھے۔ پہلا جانب غرب ہے۔ جو مصر سے آ کر جزیرہ نما سینا ہی سے گزر کر کنعان کے بحیرہ روم پر بندرگاہوں۔ رفعہ۔ غازہ۔ عکہ وغیرہ سے ہوتا ہوا بیروت۔ دمشق وغیرہ پہنچتا تھا۔ دوسرا عرب کے جنوبی علاقوں یمن وغیرہ سے نکل کر بحیرہ قلزم کے ساحل کے تقریباً ساتھ ساتھ مکہ دشت فاران۔ مدینہ وغیرہ سے ہوتا ہوا مُصری کوہ سعیر کے عین مشرق مگر ذرا دور سے گذر کر فلسطین کے مشرق سے شام پہنچتا تھا۔ یہی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

راستے اب بھی موجود ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی آخری زندگی میں واقعہ ذبح عظیم کے بعد بیر سبع میں مقیم تھے۔ (پیدائش ۲۲/۱۹) اور یہ مقام ابی ملک شاہ غرار کی سلطنت میں جو مابین شور اور قادیش تھی۔ واقع تھا۔ ان علاقوں کو توراۃ میں کنعان اور جبرون کا جنوبی ملک کہا گیا ہے۔ (پیدائش ۲۰/۱) اسی جنوبی ملک سے ملحق یا اس میں شامل مصری یا مصریم وغیرہ علاقے تھے۔ مامرے (علاقہ جبرون) جہاں حضرت سارہ اور حضرت ابراہیم دفن ہوئے اور بیر سبع سے عین مشرق میں بحیرہ مردار اس سے آگے مواب وغیرہ کے علاقے اور ملک عرب تھا۔ ان دونوں مقاموں سے جو بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے آخری ایام کا مسکن قرار دیا جائے۔ اس سے ملک عرب مشرق میں تھا۔ اور مصری دشت فاران۔ سن حویلا اور شور جنوب میں واقع تھے۔ ان واقعات اور توریت کی آیات کی روشنی میں واضح ہے کہ اسماعیلی آبادیاں اور مسکن اسمٰعیل کہاں واقع تھے۔ اس سلسلہ میں مفصلہ ذیل امور قابل غور ہیں۔

چند اہم امور

(۱) یہ ہم بتا چکے ہیں۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سوائے حضرت اسحٰق کے تمام بیٹے اپنے مسکن سے شرقی رخ مشرق کے ملک میں بھیج دیئے تھے۔ مشرق میں بحیرہ مردار مواب وغیرہ یا ملک عرب تھا۔ مصری اور سارا جزیرہ نما سینا ان کے جنوب میں واقع تھا۔

(۲) محققین یورپ کے بیان کردہ حویلہ اور شور کے درمیان اور مصری کے سامنے جہاں ابی ملک بھی حکومت کرتا تھا۔ اتنا چھوٹا علاقہ ہے کہ اس میں اسمٰعیل کے بارہ شاہزادوں کے علاقے سما ہی نہیں سکتے تھے۔

(۳) اگر یہ تسلیم کیا جائے۔ کہ فاران مسکن اسمٰعیل انہی علاقوں میں واقع تھا۔ تو ابی ملک نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ایک کوئیں کے متعلق تو باقاعدہ عہد کیا تھا۔ (پیدائش ۲۱/۲۲-۳۲) لیکن بارہ علاقوں اور قلعوں کے حکمرانوں کی نسبت جو اسکی مملکت کے اندر یا اس کے آس پاس تھے۔ اور حضرت ابراہیم عم کی اولاد کے ہی تھے۔ کوئی معاہدہ اس نے نہ کیا۔ حالانکہ سیاسی نقطہ نگاہ سے یہ نہایت اہم معاملہ تھا۔

(۴) بروئے توریت حضرت اسماعیلؑ کے بارہ شاہزادوں نے اپنے نام سے علاقے شہر اور قلعے آباد کئے (پیدائش ۔) پرانی دنیا کے نقشوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ سارے علاقے وغیرہ جزیرہ نما سینا سے باہر کوہ شعیر سے ہٹ کر مشرق کی طرف واقع تھے (اٹلس نلسن انسائیکلوپیڈیا جلد ۲۵ ص ۲۵۶) بعض اب تک موجود ہیں۔ مثلاً دومتہ۔ تیمہ۔ قیدار وغیرہ

(۵) توریت میں مذکور ہے۔ کہ حضرت یوسف اسماعیلی سوداگروں کے ہاتھ جو مدین کے رہنے والے تھے۔ بحیثیت غلام فروخت ہوئے تھے اس سے ظاہر ہے۔ کہ اسماعیلی مدین میں بھی آباد تھے۔ جو جزیرہ نما سینا سے باہر واقع تھا۔ اور حضرت ابراہیم عم کے بیٹے مدین نے جو قطورہ کے بطن سے تھا آباد کیا تھا۔

(۶) اکثر محققین یورپ کا خیال ہے۔ کہ دشت فاران اور دشت سین ایک ہی دشت جزیرہ نما سینا کے شمال مشرق میں واقع تھا۔ لیکن توریت اس خیال کی تائید نہیں کرتی۔

(۷) نہایت تعجب کی بات ہے کہ بنو اسرائیل کے سفر میں جو دشت وکوہ۔ دریا وندی۔ موضع یا قریہ آیا۔ اس کا بلکہ لب اوقات اس میں یا اس کے آس پاس مدت قیام کا بالتفصیل ذکر توراۃ میں موجود ہے۔ لیکن جزیرہ نما سینا۔ دشت فاران وسین۔ کوہ شعیر اور ادومیہ کے اردگرد چالیس سالہ آوارگی میں بنو اسماعیلؑ کی ایک بادی سے بھی ان کا گزر نہ ہوا۔ نہ اسکی طرف کوئی اشارہ موجود ہے۔ حالانکہ محققین یورپ کی تحقیق و تدقیق کی رو سے اسماعیلیوں کے مورث اعلیٰ اسماعیلؑ کا مسکن اسی دشت فاران میں واقع تھا۔

(۸) اس سے بھی بڑھ کر حیرت انگیز امر یہ ہے۔ کہ توریت میں حضرت اسماعیل علیہ السلام سے ایک بہت بڑی قوم پیدا ہونے اور ان کی نسل ان گنت ہونے کی نسبت بہت سی بشارات ہیں۔ حضرت اسحٰق کے بیٹے یعقوب (اسرائیل) کی اولاد تو چار سو سال کے اندر چار پشتوں میں ساڑھے چھ لاکھ تک پہنچ گئی۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مصر سے نکال کر ارض مقدسہ کنعان کا رخ کیا۔ فاران اور اس کے ملحقہ تمام علاقوں میں ادھر ادھر چالیس سال تک پھرتے رہے۔ اور ان علاقوں کی تمام اقوام عمالیق۔ کنعانی۔ عموری۔ ادومی۔ موآبی وغیرہ سے ان کا واسطہ پڑا۔ کسی سے جنگ ہوئی کسی سے دوستانہ معاہدہ ہوا۔ لیکن اس عرصہ دراز اور طول طویل سفر میں ساڑھے چھ لاکھ کے لشکر عظیم کا واسطہ اگر نہیں پڑا۔ تو صرف اسماعیلی قوم سے۔ نہ شعیر کے اس پار نہ اس پار۔ معلوم نہیں اتنی بڑی قوم کہاں غائب ہو گئی تھی۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ بنو اسماعیل کی نہ کوئی ان علاقوں میں اس زمانہ میں بستیاں تھیں۔ اور نہ ہی حضرت اسماعیل اس فاران میں یا اس کے قرب وجوار میں آباد ہوئے تھے۔

(۹) مصری یا مصریم کے قرب وجوار میں شام جانے والے دو شاہراہ تھے۔ ایک اس کے مشرق میں اور ایک مغرب میں۔ بنو اسماعیل کی آبادیاں جیسا کہ توریت سے ظاہر ہے شام کے راستہ پر تھیں۔ محققین یورپ میں سے کسی نے بھی یہ نہیں بتایا۔ کہ وہ آبادیاں مغربی سڑک پر واقع تھیں یا مشرقی پر۔

(فضل کریم بھیروی بی۔اے۔ ایل۔ ایل۔ بی)

چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف خاص توجہ

جیسا کہ احباب کرام کو معلوم ہے۔ کہ خداوند تعالےٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ دن بدن ترقی کر رہی ہے۔ اور جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مہمانوں کی تعداد بھی بڑھتی جا رہی ہے۔ اور جلسہ سالانہ کے اخراجات بھی لازمی طور پر بڑھتے جا رہے ہیں۔ گذشتہ سالوں کے اخراجات کو مدنظر رکھتے ہوئے امسال چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ -/۷۰۰۰۰ مقرر کیا گیا ہے۔ توقع تھی کہ احباب کرام اس بجٹ کو ماہ نومبر تک پورا کر دینگے۔ لیکن ماہ اگست کے آخر تک صرف -/۹۰۷۱ روپیہ کی وصولی ہوئی ہے۔ جو کہ بجٹ کے لحاظ سے بہت ہی کم ہے۔ لہذا تمام عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ اس چندہ کی فراہمی میں زیادہ تندہی سے کوشش فرمادیں۔ تاکہ جلسہ کے اخراجات میں مشکل پیش نہ آئے۔ (ناظر بیت المال)

ریویو

ترجمہ قرآن بطرز جدید

مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر مولوی فاضل نے قرآن کریم کے پہلے پاروں کا ترجمہ بطرز جدید شائع کیا ہے۔ جس کی بعض خصوصیات یہ ہیں:- (۱) قرآن مجید کی ہر آیت کے علیحدہ علیحدہ اجزاء دکھا کر خانہ وار ان کا الگ الگ ترجمہ دیا گیا ہے۔ (۲) پھر پورا بامحاورہ ترجمہ بھی جو آیت کے مفہوم اور اس کے ربط کو واضح کرتا ہے۔ دیگر مزید سہولت ترجمہ سیکھنے والوں کیلئے پیدا کی گئی ہے۔ (۳) عام ترجموں میں دو زبانوں کے اختلاف استعمال کی وجہ سے الفاظ آگے پیچھے ہونے سے ترجمہ سیکھنے والے کو یہ پتہ نہیں چلتا۔ کہ "میں" یا "سے" یا "بھی" وغیرہ معانی کن الفاظ کا ترجمہ ہیں۔ لیکن اس ترجمہ میں ہر لفظ کا ترجمہ اس کے نیچے دیا گیا ہے۔ جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ کس لفظ کا ترجمہ ہے۔ (۴) کتابت یسرنا القرآن کی طرز پر صاف اور عمدہ ہونے کی وجہ سے بچے اور عورتیں بھی بڑی آسانی سے ترجمہ سیکھنے کے علاوہ قرآن مجید بھی صحیح پڑھنے کا محاورہ پیدا کر سکتے ہیں۔ (۵) ترجمہ سلیس اردو میں عام فہم دیا گیا ہے۔ جلد اول ۸۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ کاغذ سفید عمدہ لگایا گیا ہے۔ ہدیہ ایک روپیہ۔ ترجمہ قرآن سیکھنے کے لئے حسب ذیل پتہ سے طلب کریں:۔ مکتبہ بشارات رحمانیہ ریلوے روڈ قادیان۔

لیبارٹری اسسٹنٹ کی ضرورت

تعلیم الاسلام کالج قادیان کے شعبہ سائنس کی کیمسٹری برانچ کے لئے ایک لیبارٹری اسسٹنٹ کی فوری ضرورت ہے۔ جسکی تنخواہ ۳۰-۲-۵۰ روپے ہوگی۔ علاوہ اس کے مہنگائی الاؤنس -/۸/۹ روپے ہوگا۔ درخواست کنندگان کم از کم میٹرک پاس ہوں۔ ایسے احباب کو ترجیح دی جائے گی۔ جنہوں نے میٹرک کا امتحان سائنس کے ساتھ پاس کیا ہوگا۔ درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحبان کی سفارش سے بنام پرنسپل صاحب تعلیم الاسلام کالج قادیان جلد آنی چاہئیں۔ (عبدالاحد عفی عنہ افسر اعلیٰ شعبہ سائنس تعلیم الاسلام کالج قادیان)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ضروریات زندگی کے مہیا کرنے میں

ہمارے لئے کس طرح قدم قدم پر مشکلات پیدا کی جاتی ہیں؟

(۳)

ایک سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے کہ ہم کھانڈ تیل وغیرہ کی معمولی ضروریات کے حاصل کرنے میں مشکلات برداشت کر رہے ہیں اور ہر دفعہ ضلع کے ذمہ دار افسران کو توجہ دلائی گئی تو ہر دفعہ یہی یقین دلایا جاتا رہا کہ عنقریب ان مشکلات کو دور کیا جائے گا۔ جب پہلے پہل ۱۹۴۳ء میں قادیان کے لئے ڈپو قائم کیا گیا۔ تو اس وقت ضلع میں مسٹر پی۔ کے۔ کول ڈپٹی کمشنر تھے۔ اور بٹالہ میں مسٹر کشن چند ماتھر مجسٹریٹ علاقہ تھے۔ اور یہ شریف طبیعت افسر تھے۔ انہوں نے قادیان میں ریلوے سٹیشن کے پلیٹ فارم پر مالکوں کو جمع کیا۔ اور بہتر انتظام کی مشکلات کے متعلق تقریر کی۔ ہندو کیا سکھ کیا مسلمان سبھی نے بالاتفاق یہی کہا کہ ناظر امور عامہ کو کھانڈ وغیرہ مہیا کرنے کا انتظام سپرد کیا جائے۔ چنانچہ ٹاؤن کمیٹی کے تین ممبروں کی ایک کنٹرول کمیٹی بنائی گئی۔ جس کا مجھے صدر مقرر کیا گیا۔ اس کمیٹی نے ۴۳-۱۹۴۲ء کے شدید قحط کے زمانہ میں نہایت عمدگی سے غلہ۔ آٹا۔ کھانڈ۔ ایندھن وغیرہ کا انتظام کیا۔ اس انتظام پر تقریباً دو سال کا عرصہ نہیں گزرا ہو گا کہ ایک مقامی احراری نے اخبارات میں شکایات شروع کر دیں کہ انہیں اشیاء ضروریہ کے حصول میں تکلیف ہے۔ اس کی تحقیق مسٹر پی۔ کے۔ کول نے بذریعہ تحصیلدار صاحب بٹالہ کروائی۔ پھر تھوڑے عرصہ بعد اخبار میں اس قسم کی شکایت کا اعادہ کیا گیا۔ اور مجسٹریٹ علاقہ کے ذریعہ دوبارہ تحقیقات ہوئی۔ اور دونوں دفعہ شکایات غلط ثابت ہوئیں۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد اچانک مسٹر پی۔ کے۔ کول خود قادیان میں تشریف لے آئے۔ اور یہ ان کی پہلی آمد تھی۔ جب انہوں نے ڈپو کے انتظام کے متعلق دریافت کیا۔ اور اس کے ماتحت جہاں جہاں دکانیں واقع تھیں گئے۔ پنڈت چمن داس صاحب کے ڈپو پر بھی گئے۔ جہاں سے ہندوؤں اور غیر احمدیوں کو اشیاء مہیا کی جاتی تھیں۔ مسٹر پی۔ کے۔ کول نے ان کا رجسٹر دیکھا۔ اور پوچھا کہ کیا سب کو ضروری اشیاء مہیا کی جاتی ہیں۔ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ پوچھا کیا احراریوں کو بھی دی جاتی ہیں۔

انہوں نے کہا کہ ہاں۔ چنانچہ دو مسلمان احراری جو ان کی دوکان کے سامنے کھڑے تھے ان کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ احراری ہیں ابھی انہوں نے کھانڈ دوکان سے لی ہے۔ ان کے ہاتھوں میں کھانڈ تھی۔ ڈپٹی کمشنر صاحب نے ان سے دریافت کیا کہ تم احراری ہو؟ انہوں نے کہا "جی ہاں"۔ اسی احراری سے پوچھا کہ کیا تم کو آٹا تیل وغیرہ بھی مل جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ جی ہاں۔ پھر پوچھا کوئی تکلیف تو نہیں۔ انہوں نے کہا کہ کوئی تکلیف نہیں۔ میں ایک طرف الگ کھڑا تھا۔ ڈپٹی کمشنر صاحب میری طرف مڑے اور خوشی سے شکریہ کا اظہار کیا۔ اور فرمایا کہ ان کا یہاں آنے کی اصل غرض یہ تحقیق کرنا تھی۔ کیونکہ اخبارات میں آئے دن اس قسم کے نوٹ شائع ہوتے رہتے ہیں کہ یہاں کھانڈ وغیرہ حاصل کرنے میں احراریوں کو دقت ہے۔ اور خوشی ہے کہ انہوں نے اپنی تسلی کر لی ہے۔ اور مجھ سے دریافت کیا کہ یہ خواجہ عبد الحمید کون ہے جو شکایتیں کرتا رہتا ہے۔ شاید ان کو کھانڈ نہیں ملتی۔ جاتے ہوئے جب ہم خواجہ عبد الحمید صاحب کی دوکان سے گزرے تو میں نے بتلایا کہ یہ صاحب ہیں۔ ڈپٹی کمشنر صاحب نے بلا کر اپنی آنکھوں دیکھے واقعہ کا ذکر کیا۔ اور ان سے دریافت کیا کہ یہ شکایتیں کیوں کرتے ہیں۔ لیکن کوئی معقول جواب نہ بن پڑا۔ ڈپٹی کمشنر صاحب موصوف نے اس وقت بتلایا کہ اس سے قبل تحصیلدار صاحب اور علاقہ مجسٹریٹ بٹالہ کے ذریعہ دو دفعہ تحقیق کرائی جا چکی ہے اور ان کی بھی یہی رپورٹ تھی کہ یہاں کے ڈپو کا انتظام بہت عمدہ ہے۔ اس موقعہ پر ہندو سکھ وغیرہ کافی جمع ہو گئے تھے انہوں نے یک زبان ہو کر کہا کہ سب شکایتیں غلط ہیں اور نظارت امور عامہ نے قحط کے زمانہ میں بہت سا روپیہ خرچ کیا ہے۔ اور اس کے کارکنوں نے دن رات کی کوفت برداشت کر کے تنگی وقت میں پبلک کی خدمت کی ہے۔ چنانچہ ڈپٹی کمشنر صاحب نے واپس جا کر ۲۹/۷/۴۳ کی چٹھی میں سپرنٹنڈنٹ پولیس کے نام اپنے اس معائنہ کا ذکر کرتے ہوئے قادیان کے ڈپو کے انتظام کے متعلق اطمینان کا اظہار کیا۔ اور لکھا کہ احراری نمائندے سے دوستی رکھتے ہوئے بھی موجودہ انتظام پر اعتماد ہے اور یہ کہ علیحدہ ڈپو قائم کرنے کی ضرورت اسی صورت میں ہو سکتی ہے جبکہ کوئی بے قاعدگی ثابت ہو۔ اس چٹھی کی نقل مجھے بھی بھیجی گئی۔ اس کے بعد

جلد ہی بعض خود غرضوں نے تقریر و تحریر کے ذریعہ یہ پھیلانا شروع کر دیا کہ جماعت احمدیہ علاقہ کے بدمعاشوں کو کھانڈ دے رہی ہے تاکہ ان پر اچھا اثر پیدا ہو۔ اور اگر قادیان میں کوئی گڑبڑ ہو۔ تو ان کی امداد حاصل کی جائے۔ اور یہ کہ احرار وغیرہ کو اس سے بڑا خطرہ ہے۔ اس تعلق میں پولیس کی طرف سے جس کی شہ پر یہ پراپیگنڈا شروع کیا گیا تھا۔ بدمعاشوں کی ایک فہرست بھی پیش کی گئی۔ اس وقت تک ایک ہی ڈپو کام کر رہا تھا۔ شہری اور دیہاتی کے درمیان کوئی تخصیص نہ تھی۔ اس پیش کردہ فہرست کی تحقیق کے لئے غلام سرور خاں صاحب ریذیڈنٹ مجسٹریٹ بٹالہ کو مقرر کیا گیا۔ انہوں نے کھلی عدالت میں تحقیق شروع کی۔ میں نے جو فہرست دیکھی۔ تو اکثر ناموں کی ولدیت کا ذکر نہ تھا۔ اس سے مجھے شبہ ہوا کہ ولدیت عمداً حذف کی گئی ہے۔ چنانچہ ان ناموں کی نقل لیکر ڈپو کے رجسٹر سے مقابلہ کیا گیا۔ تو معلوم ہوا کہ ننگل میں ولی عبد اللہ اسمٰعیل نام کے ایک سے زیادہ اشخاص ہیں۔ ان میں سے اسی نام کا ایک شخص پولیس کے نزدیک مشتبہ یا نمبر ۱ کا بدمعاش بھی ہے اسی طرح پولیس کی اس فہرست میں تیسرا گاؤں کے ایک باشندہ کا نام طالع بھی درج تھا۔ جسے مشتبہ ظاہر کیا گیا۔ تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ جس عبد اللہ کو کھانڈ دی گئی ہے۔ وہ ایک احمدی بوڑھا مالی ہے جو ایک لمبے عرصہ سے بہشتی مقبرہ میں کام کرتا رہا ہے نہ کہ کوئی مشتبہ عبد اللہ۔ اور طالعہ نامی ایک عورت ہے جو احمدی ہے۔ اور قادیان میں میرے ہاں ملازم تھی۔ وہ شریف عورت ہے۔ اسے اکثر جانتے ہیں۔ اس عورت نے ڈپو سے کھانڈ حاصل کی تھی۔ نہ کہ کسی مشتبہ طالع نامی مرد نے۔ غرض اسی قسم کی وہ تمام فہرست تھی۔ اس تحقیق میں مجھے عدالت میں حاضر ہونا پڑا۔ میں نے جہاں اس قسم کی جعل سازی کو واشگاف کیا وہاں یہ بھی کہا گیا کہ کس قانون میں ہے کہ جو پولیس کے نزدیک مشتبہ ہو اسے کھانڈ یا ضروریات زندگی سے محروم کیا جائے۔ چنانچہ مجسٹریٹ صاحب کی اس بارے میں پوری تسلی ہو گئی کہ یہ محض شرارت اٹھائی گئی ہے۔ اور انہوں نے رپورٹ کی۔ لیکن میں اس ہتک آمیز سلوک کو برداشت نہ کر سکا۔ اور مجھے بعض ذرائع سے قبل از وقت معلوم ہو گیا تھا کہ ہماری خدمات سے جو اچھی فضا پیدا ہو گئی ہے۔ اسے خلاف مصلحت قرار دیا گیا ہے اور کسی نہ کسی عذر سے دوسرا ڈپو قائم کیا جائے گا۔ میں نے کنٹرول کمیٹی کا اجلاس (اس کے ممبر ملک مولا بخش صاحب صدر ٹاؤن کمیٹی۔ لالہ ہری رام۔ باوا سنگھ صاحبان کمشنران ٹاؤن کمیٹی تھے) منعقد کیا۔ اور اجلاس میں پیش کیا کہ احراریوں کے لئے الگ ڈپو قائم کرنے کا فیصلہ کر کے ڈپٹی کمشنر صاحب کو اطلاع کی جائے۔ لالہ ہری رام صاحب بھی احراریوں سے گالیاں کھا چکے تھے۔ چنانچہ اجلاس میں کثرت رائے سے فیصلہ ہوا۔ اور ڈپٹی کمشنر صاحب کو اطلاع دیگئی۔ انہوں نے دونوں ڈپوؤں کے لئے آبادی کے لحاظ سے حصہ مقرر کیا۔ چنانچہ ان کے آرڈر نمبر ۵۷۸ مورخہ ۱۸/۸/۴۳ کے ماتحت پندرہ فی صدی حلوائیوں بیس فی صدی شادی یا پانچ فی صدی حکیموں کے لئے مخصوص کرنے کے بعد باقی ماندہ کھانڈ کی تقسیم آبادی کی نسبت سے ہوئی۔ ستر فی صدی احمدیوں اور تیس فی صدی غیر احمدی وغیرہ کے لئے۔ جس میں بعض دیہات بھی شامل رکھے گئے۔ اور ایک ڈپو کی بجائے دوسرا ڈپو بھی قائم کر دیا گیا۔ اور یہ دوسرا ڈپو ایک ہندو کے چارج میں ہوا۔

اپریل ۱۹۴۵ء تک کھانڈ اس مقررہ نسبت سے تقسیم ہوتی رہی۔ اور کسی کو شکایت نہ ہوئی مگر بعد میں دونوں ڈپوؤں میں پچاس فی صدی کے حساب سے تقسیم شروع کر دی گئی۔ نہ صرف یہی تبدیلی کی گئی۔ بلکہ ہندو ڈپو کو حکیموں وغیرہ کو کھانڈ تقسیم کرنے کا بھی حق دے دیا گیا۔ علاوہ ازیں اسے دیہات کی کھانڈ تقسیم کرنے کا بھی انچارج بنا دیا گیا۔ بلکہ کشن کشن اس انچارج ہندو ڈپو کو سری گوبند پور اور گھمن وغیرہ میں بھی کھانڈ تقسیم کرنے کا ڈپو دیا گیا۔

یہ غیر معمولی تبدیلی بلا وجہ نہیں ہو سکتی۔ مجھے اس میں گہرا جانے کی ضرورت نہیں بلکہ صرف سوال اس قدر ہے کہ احمدیہ ڈپو کو کس پاداش میں اس کا حصہ کم کر کے احمدیہ آبادی کے ایک حصہ کو ہندو ڈپو کے رحم پر رکھا گیا۔ اور کیوں احمدیہ پبلک کے جذبات غیرت و حمیت کو کچلا۔ اور انکی اقتصادیات کو نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔

زین العابدین ولی اللہ شاہ ناظر امور عامہ

فوری ضرورت

۱۶/۲۶ پنجاب رجمنٹ میں دو کلرکوں کی فوری ضرورت ہے۔ امیدوار کم از کم میٹرک پاس ہوں اور ٹائپ جانتے ہوں۔ تنخواہ ۶۳/- روپے ماہوار ہو گی۔ الاؤنس اس کے علاوہ۔ ملازمت مستقل ہو گی خواہشمند احباب اپنی درخواستیں Duplicate مع نقول سرٹیفکیٹس اور تصدیق امیر جماعت بھجوا دیں

(بذریعہ ناظر امور عامہ قادیان)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

41

فوری ضرورت

کسولو (Kenya Colony) میں ایک بڑے کارخانہ میں چار فٹروں - بارہ ٹرنروں دو Moulders اور دو لوہاروں کی فوری ضرورت ہے - عمر چالیس سال سے کم ہونی چاہیئے - زیادہ عمر کے ساتھ اگر صحت اور جسم مضبوط ہو تو مضائقہ نہیں - تنخواہ حسب لیاقت ۳۰۰/- سے ۳۵۰/- شلنگ ماہوار کمائی ور - اگر کام اچھا ہو گا تو ترقی کی بھی امید ہے

خواہشمند دوست درخواستیں مع نقول سرٹیفکیٹس سرنامہ چھوڑ کر فوراً النظارت ہذا میں بھجوا دیں -

ناظر امور خارجہ سلسلہ احمدیہ قادیان -

وصیتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے - سکرٹری بہشتی مقبرہ -

نمبر ۸۸۵۸ منکہ محمد اسمٰعیل حکیم ولد میاں جمال الدین صاحب مرحوم قوم کشمیری پیشہ طبابت وغیرہ عمر ۷۰ سال ساکن دارالرحمت بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ ہجری حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں - میرے پاس نقد روپیہ ۵۰۰/- ہے - جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں - نیز میں اقرار کرتا ہوں آئندہ جو مجھے ماہوار آمد ہو گی - اس سے بھی حسب فیصلہ جات دفتر الوصیت چندہ ادا کرتا رہونگا یعنی ۱/۱۰ حصہ بطور حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا العبد محمد اسمٰعیل حکیم سکیوانی دارالرحمت - گواہ شد - نور الدین منیر بی اے قادیان - گواہ شد - قمر الدین مولوی فاضل قادیان -

نمبر ۸۶۴۶ منکہ سراج الاسلام بھوپاں ولد منشی محمد فیض بھوپاں عمر ۶۲ سال ۱۹۱۵ء ساکن موضع بابہ دیوب ڈاکخانہ خاص ضلع ٹپرہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ ۲ ہجری حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے - ایک عدد رہائشی مکان خام قیمتی ۱۵۰۰/- روپیہ - اور اسی گاؤں میں ایک تالاب بھی ہے جس کی قیمت اندازاً ۵۰۰/- روپے ہو گی - میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں - کچھ زرعی زمین کے لئے مقدمہ بھی چل رہا ہے - اگر حاصل ہو گئی تو اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں - اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا - اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی - میں نے اپنے سرکاری ملازمت اور بیجا ظلم کے خطرے کی بنا پر اپنی کمائی کی آمد سے موضع گھٹیا را میں تین کانی زمین اور موضع کروڑا میں تین کانی زمین اپنی بیوی اور تین لڑکوں کے نام پر ۱۲۰۰/- میں خریدی ہے - جو زرعی زمین ہے - گو داخل خارج ان کے نام ہوئی ہے - لیکن میری کمائی سے خریدی گئی ہے - اس لئے اس کا بھی دسواں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔

العبد :- سراج الاسلام بھوپاں موصی
گواہ شد :- محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال
گواہ شد :- انصر الدین -

قادیان میں چند باموقعہ سکنی قطعات

قادیان میں اس وقت چند باموقعہ قطعات قابل فروخت ہیں - جن میں سے ایک قطعہ اڑھائی کنال کے قریب ہے - جو محلہ دارالبرکات میں ہے - اور نسبتاً شہر کے قریب ہے - دوسرا قطعہ نصرت گرلز سکول والی پچاس فٹ کی سڑک پر ہے جو محلہ دارالشکر میں واقع ہے - ہر ایک قطعہ کی الگ الگ قیمت مقرر ہے - خواہشمند احباب میرے ساتھ خط و کتابت کر لیں - فقط

مرزا بشیر احمد

اعلان تبلیغ خاص

ہم عرصہ سے تبلیغ کے لئے احباب سے آٹھ سو روپیہ چندہ بھیجنے کی تحریک کر رہا ہوں (جس میں سے اب تک صرف ۱۹۶/۸/- روپے جمع ہوئے ہیں) اب جو تبلیغ خاص کیلئے حضرت امیر المومنین مصلح موعود علیہ السلام نے دائرہ تبلیغ منظور فرمایا ہے - وہ بہت اہم ہے - اس تبلیغ کا مقصد ہندوستان کو سلسلہ عالیہ میں شامل کرنا ہے - ظاہر ہے کہ ایسا اہم کام بغیر انتہائی کوشش اور قربانی کے حاصل نہیں ہو سکتا - میرا تخمینہ آٹھ سو کا غلط ثابت ہوا ہے - اب جو اندازہ لگایا گیا ہے - وہ ایک سال کے لئے کم از کم پندرہ سو روپیہ درکار ہو گا - تب ہم صرف ایک دائرہ میں کام کر سکیں گے - اور اگر ہماری کوشش اور ہمارے مخلص احباب کی توجہ سے اس حلقہ میں پانچ چھ آدمی بھی داخل سلسلہ ہوئے - تو یہ خفیف رقم ہزاروں روپیہ سلسلہ کے لئے پیدا کر دے گی - اور جو مومن بنیں گے - ان کا اجر تو سلسلہ کو اللہ تعالیٰ ہی دے سکتا ہے حضرت مصلح موعود علیہ السلام کا خطبہ جمعہ مطبوعہ "الفضل" مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۴۵ء احباب پڑھیں اور اپنے مقام کو محسوس فرمائیں -

ذو الفقار علی خان
ناظم تبلیغ خاص

اہل اسلام کے لئے بیس ہزار روپیہ انعام

دنیا کی تمام مذہبی کتب سے یہ ثابت ہے کہ جب لوگ اپنے مذہب کی اصل تعلیم فراموش کر کے گمراہی میں مبتلا ہو جاتے ہیں - تو رب العالمین کی طرف سے ایک ربانی مصلح مبعوث کیا جاتا ہے - جس کے ذریعہ دین کی تجدید ہوتی ہے اور یہ سلسلہ متواتر جاری رہتا ہے - اسلام میں بھی یہ ربانی قانون مسلم ہے - جیسا کہ سرور انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا - یعنی یقیناً یقیناً اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے شروع میں ایک شخص مبعوث فرمائیگا جو ان کے لئے ان کا دین تازہ کریگا (ابو داؤد) گزشتہ صدیوں میں ایسے ربانی مجدد دین کا ظہور برابر ہوتا رہا - اس طرح اس صدی میں حق تعالیٰ نے **حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام** کو مقرر فرمایا - بہت سے لوگ آپ کی جماعت کے عظیم الشان کارنامے دیکھ کر کہتے ہیں کہ وہ آپ کو اس صدی کا مجدد ماننے کے لئے تیار ہیں مگر آپ کے دوسرے دعووں کو جھوٹا کہتے ہیں کیا جو شخص اس عالم الغیب کی طرف سے دنیا کی رہنمائی کے لئے مقرر کیا گیا ہو - وہ اپنی طرف سے جھوٹے دعوے کر کے لوگوں کو گمراہی میں مبتلا کرنے کی جرأت کر سکتا ہے ؟ یہ خیال سراسر غلط ہے - ایسے خیال والے خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکاتے ہیں - کیونکہ اس کے یہ معنی ہوئے کہ خدا تعالیٰ نے باوجود عالم الغیب ہونے کے نعوذ باللہ ایسی سخت غلطی کی کہ اس صدی میں ایک صادق کو مبعوث کرنے کے عوض ایک کذاب کو منتخب کیا نعوذ باللہ اے لوگو! خدا کا خوف کرو اور کچھ تو عقل سے کام لو - تم اسی غلط عقیدہ پر اڑے رہو گے - اس لئے ہم تم پر حجت پوری کرنے کے لئے یہ چیلنج دیتے ہیں کہ اگر تمہارا یہی خیال ہے تو تمہاری نظر میں اس صدی کا خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کیا ہوا کون صادق ربانی مجدد ہے - تو اسے پبلک میں پیش کرو - اور ہم تم کو بیس ہزار روپیہ انعام دینے کو تیار ہیں ورنہ صحیح بخاری کی یہ حدیث یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ مرتے ہی منکر نکیر دونوں فرشتوں کی طرف سے پرسش ہو گی کہ تم نے اپنے زمانے کے ربانی امام کو مانا یا نہیں - ماننے والوں کے لئے جنت ہے اور منکرین کے لئے اسی وقت سے عذاب شروع ہے - خدا تعالیٰ تم پر رحم فرمائے اور حق سمجھنے اور قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے - تا تم بھی ہمارے روحانی بھائی ہو جاؤ - پھر ہم سب مل کر دنیا میں تبلیغ اسلام کے کام میں لگ جائیں - یہی خدا تعالیٰ نے ہماری زندگی کا مقصد قرار دیا ہے - اور ہم سب پر یہ بجا لانا فرض ہے۔

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

بہترین پاکٹ نائف

اصلی فولادی ہاگورا چاقو - جس پتی کے خوشنما دستے پر ہاگورا کا اشتہار ہوتا ہے
انجن گارنٹی - اسٹیل خراب نکلنے پر استعمال شدہ واپس
قادیان - قیمت فی چاقو ایک روپیہ
اکٹھے چھ چاقو منگوانے پر خرچ ڈاک پارسل معاف
ایس ایم عبداللہ احمدی ہاگورا ورکس وزیرآباد

حب مرواریدی

یہ گولیاں اعضائے رئیسہ کو طاقت دینے اور خاص کمزوریوں کے دور کرنے کا ایک اعلیٰ مجرب نسخہ ہے مردوں کی مخصوص بیماریوں کا اصل سبب بھی اعضائے رئیسہ کی کمزوری کا ہوتا ہے - تجربہ کرنے پر یہ گولیاں بہت مفید ثابت ہوئی ہیں - قیمت یکصد گولیاں دس روپے علاوہ محصول ڈاک - ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

ایک مفید اعلان

(۱) قرآن مجید مترجم کلاں نظارت تالیف و تصنیف کا منظور کردہ مجلد ترجمہ ہدیہ صرف آٹھ روپے - دو صد نسخے تیار ہیں -

(۲) سالم موزری قادیان کے حصہ جات میں کسی کے لئے خریدنا چاہتا ہوں - اس موقع سے فائدہ اٹھایئے - جن لوگوں کے نامکمل حصے بیکار ہو رہے ہیں - ان کی قیمت اپنی طرف ادا کر کے ۱۵ اکتوبر ۱۹۴۵ء تک بھی لے سکتا ہوں - اور بعد میں ایسے حصہ جات کی قیمت ہمیشہ کیلئے ضائع ہو جائیگی - اس وقت کی قدر کریں - جلد معاملہ کر کے اپنے مال کی حفاظت کریں اور اس موقع کو غنیمت جانیں (۳) ہر قسم کی جائیدادیں بھی خریدنا چاہتا ہوں - جو لوگ فروخت کرنا چاہیں اطلاع دیں - طالب ابو الفضل محمود قادیان پنجاب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۲ ستمبر۔ امریکنوں کا بنایا ہوا برطانوی جہاز "ایمپائر شمبا" جس کا وزن ۵۰۶۹۱ ٹن ہے چند دن تک سکاٹ لینڈ کی ایک چھوٹی سی بندرگاہ سے عازم اٹلانٹک ہو جائیگا۔ جہاز میں ۸ ہزار ٹن گیس ہوگی۔ جسے برطانیہ نے احتیاطاً جمع کر رکھا تھا۔ کہ اگر جرمنی گیس کا حملہ کرے۔ تو جوابی کارروائی کی جا سکے۔ مگر اسکی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔ اب اس گیس کو جہاز سمیت بحر اٹلانٹک میں غرق کر دیا جائیگا۔

سنگاپور ۱۲ ستمبر۔ ساؤتھ ایسٹ ایشیا کمانڈ کی ساری جاپانی فوجوں کے ہتھیار ڈالنے کی رسم آج صبح ۹½ بجے میونسپل ہال میں ادا ہوئی۔ ہال کے ستونوں پر اتحادی جھنڈے لہرا رہے تھے۔ روس۔ امریکہ۔ فرانس۔ آسٹریلیا۔ چین اور ہندوستان کے نمائندے موجود تھے۔ جاپانی ڈیلیگیشن نے لارڈ ماؤنٹ بیٹن کے سامنے ہتھیار ڈالے۔ سب سے پہلے جنرل اٹیاگاکی نے اپنی تلوار لارڈ ماؤنٹ بیٹن کے حوالے کی۔ پھر ہتھیار ڈالنے کے معاہدہ پر دستخط کئے۔ پھر جاپانی ڈیلیگیشن کے سات ممبروں نے ہوائی۔ بری اور بحری فوجوں کی طرف سے باری باری دستخط کئے۔ اس مسودہ کے مطابق جاپانی کمانڈر نے وعدہ کیا۔ کہ اعلیٰ اتحادی کمانڈر یا ان کے ماتحت جو بھی حکم دیں گے۔ اس پر پورا پورا عمل کیا جائیگا۔ اس کے بعد لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے تقریر کی۔ جس میں بتایا۔ کہ اعلیٰ جاپانی کمانڈر کاؤنٹ تراچی شدید علالت کی وجہ سے ہتھیار ڈالنے کی رسم میں شرکت نہیں کر سکا۔ اس نے جنرل اٹیاگاکی کو اپنی طرف سے پورے اختیارات دے کر بھیجا ہے۔ میں نے اپنا ڈاکٹر بھیجا تھا جس نے بتایا۔ کہ فی الواقعہ وہ بیمار ہے۔ اسے کہہ دیا گیا ہے۔ کہ جب وہ تندرست ہو جائے۔ تو خود آکر دستخط کرے۔

سنگاپور ۱۲ ستمبر۔ کل شام لارڈ لوئی ماؤنٹ بیٹن نے اخباری نامہ نگاروں کو بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ ساؤتھ ایسٹ ایشیا کمانڈ کی جاپانی فوجوں کے ہتھیار ڈالنے سے پندرہ لاکھ مربع میل رقبہ اور بارہ کروڑ اسی لاکھ آبادی پر اثر پڑیگا۔

سنگاپور ۱۲ ستمبر۔ جاپان کی قید سے اس وقت تک چودہ ہزار قیدی اور نظر بند آزاد کرائے جا چکے ہیں۔ ان میں سے کچھ اس ہفتہ کولمبو پہنچ جائینگے۔ باقی قیدیوں اور نظر بندوں کو جلد سے جلد مدد پہنچانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ اور فہرستیں بنائی جا رہی ہیں۔

بنکاک ۱۲ ستمبر۔ سیام میں ہتھیار ڈالنے کی کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔ جاپانیوں کو شہر کے ایک خاص حصہ میں اکٹھا کیا جا چکا ہے۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ سب جاپانی ایک جگہ جمع ہو کر سب سامان اور ہتھیار اتحادی فوجوں کے حوالے کر دیں۔

پونا ۱۲ ستمبر۔ آج صبح پنڈت جواہر لال نہرو بمبئی سے پونا پہنچ گئے۔ کئی دوسرے لیڈر بھی پہنچنے والے ہیں۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی کا جلسہ آج شروع ہوگا۔

لنڈن ۱۲ ستمبر۔ عظمائے خمسہ کے وزرائے خارجہ کی میٹنگ کل سے شروع ہو گئی ہے۔ اس کی صدارت برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر بیون نے کی۔ باری باری سب وزرا صدارت کے فرائض انجام دیں گے۔ اس کانفرنس میں ان باتوں پر سوچ بچار کیا جائیگا۔ جو برلن کانفرنس سے رہ گئی تھیں۔

نیویارک ۱۲ ستمبر۔ ٹوکیو ریڈیو نے گذشتہ روز اعلان کیا کہ ابھی تک جاپان میں تقریباً ساٹھ لاکھ مسلح فوجیں موجود ہیں۔ اور اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ انہیں غیر مسلح کرنے اور ان کی لام بندی توڑنے کے لئے کم از کم تین برس کا عرصہ درکار ہوگا۔

لاہور ۱۲ ستمبر۔ سنٹرل اسمبلی کے لاہور۔ امرتسر۔ فیروز پور اور گورداسپور اضلاع کی مسلم نشست کے لئے کانگرس کا رکن بابو محمد الدین کانگرس ٹکٹ پر کھڑے ہو رہے ہیں۔ اس حلقہ سے لیگ ٹکٹ پر مولوی ظفر علی ممبر ہیں۔ اور اب بھی وہ کھڑے ہو رہے ہیں۔

نئی دہلی ۱۲ ستمبر۔ اس سال ملک میں جو کھانڈ تیار ہوئی ہے۔ اس کا اندازہ ۱۱ لاکھ ٹن ہے۔ پچھلے سال کل کھانڈ ۷ء۹ لاکھ ٹن کے قریب تیار ہوئی تھی۔

پونا ۱۲ ستمبر۔ ستارا میں حالات بدستور خراب ہیں۔ مسلح پولیس نے ایک گاؤں سیانے کو گھیر لیا۔ اور محکمہ مال کے ایک افسر نے تعزیری جرمانہ کی ایک ہزار روپیہ کی رقم ایک گھنٹہ میں وصول کر لی۔

لنڈن ۱۲ ستمبر۔ عظمائے خمسہ کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس جو لنڈن میں ہو رہی ہے۔ اس میں روس۔ فرانس اور چین متحدہ طور پر امریکہ اور برطانیہ سے یہ مطالبہ کرینگے۔ کہ انہیں بھی اٹامک بم میں برابر کا حصہ دار بنایا جائے۔ ان دونوں حکومتوں سے یہ بھی مطالبہ کیا جائیگا۔ کہ اس امر کا یقین دلایا جائے۔ کہ اٹامک بم کے فارمولا کو کسی تجارتی یا کیمیکل ادارے کے حوالے نہیں کیا جائیگا۔

ٹوکیو ۱۲ ستمبر۔ جنرل میکارتھر نے اعلان کیا ہے۔ کہ کوریا میں امن میں گڑبڑ پیدا کرنے اور قبضہ کرنے والی فوجوں کے خلاف کسی قسم کی کارروائی کرنے والوں کو موت کی سزا دی جائے گی۔ اور ان سزاؤں کا فیصلہ قبضہ کرنے والی فوجوں کے افسران اپنی مرضی سے کریں گے۔

لاہور ۱۲ ستمبر۔ بابو محمد الدین لالہ کیدار ناتھ سہگل دہلی میں مولانا ابوالکلام آزاد صدر کانگرس سے ملاقات کرنے گئے تھے۔ اب واپس آ گئے ہیں۔ انہوں نے مولانا سے پنجاب پالیٹکس کے بارے میں بات چیت کی۔

لاہور ۱۲ ستمبر۔ بریڈ لا ہال کے ٹرسٹیوں کی طرف سے اختیارات دینے پر جنرل سیکرٹری صوبہ کانگرس کمیٹی نے پولیس سے بریڈ لا ہال کا چارج لے لیا ہے۔

پشاور ۱۲ ستمبر۔ سرحد میں لیجسلیٹو اسمبلی کے انتخابات کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ اس قسم کے انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں۔ کہ زیادہ سے زیادہ الیکشن کا تمام کھیل ۱۵ فروری ۱۹۴۶ء تک ختم ہو جائے۔

لاہور ۱۲ ستمبر۔ سونا ۸/۷۳ روپے چاندی ۱۲۸/۱۰ پونڈ -/۵۰

امرتسر ۱۲ ستمبر۔ سونا -/۷۶ روپے چاندی -/۱۲۸ روپے پونڈ -/۵۰

پشاور ۱۲ ستمبر۔ کابل میں عید سعید کے روز منائی گئی۔

لنڈن ۱۲ ستمبر۔ ایک تحریر حکومت برطانیہ کے حوالے کی گئی ہے۔ جس کا مضمون یہ ہے۔ کہ پاسپورٹ ویزہ وغیرہ کا قصہ ختم کر دیا جائے۔ اور اجنبی ممالک میں سفر کے لئے شناختی کارڈ استعمال کئے جائیں۔

شملہ ۱۲ ستمبر۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ پنجاب اسمبلی کے عام انتخابات جنوری کے وسط میں ہونگے۔

قاہرہ ۱۲ ستمبر۔ شہنشاہ ایران اور ملکہ فوزیہ کی طلاق کی اطلاع بالکل غلط ہے۔

کلکتہ ۱۲ ستمبر۔ مسٹر این۔ این سرکار نے جو اس صنعتی مشن کے ایک رکن ہیں۔ جو برطانیہ اور امریکہ بھیجا گیا تھا۔ ایک انٹرویو میں بتایا۔ کہ مشن کامیاب رہا۔ ضروری اشیاء کے جلد حاصل ہونے کا امکان نہیں۔ اپنے حالیہ دورہ کے دوران میں انہوں نے امریکنوں میں تجارت برآمد کو فروغ دینے کی زبردست خواہش پائی۔

نئی دہلی ۱۲ ستمبر۔ سر فیروز خاں نون ۱۴ ستمبر کو دہلی سے لاہور روانہ ہوں گے۔ ان کا فوری پروگرام یہ ہے۔ کہ صوبہ پنجاب کے تمام مسلمانوں کو متحد کرنے کے لئے مسلم لیگ اور یونینسٹ پارٹی میں سمجھوتہ کرایا جائے۔

لاہور ۱۲ ستمبر۔ میاں محمد اسحاق ریلوے مجسٹریٹ نے ریلوے اسٹیشن پر ۱۲۰۰ اشخاص کو دو روپے سے لیکر ۵ روپے تک ریلوے گاڑی کے پائیدان پر سفر کرنے کے الزام میں جرمانوں کی سزا دی۔

نئی دہلی ۱۲ ستمبر۔ جنرل ہیڈ کوارٹرز (ہندوستان) میں فوجیوں کی تعداد کی منصوبہ بندی کا جو شعبہ قائم ہے۔ اس میں ایک ایسی مشین لگائی گئی ہے۔ جس کے ذریعہ فوجیوں کو صحیح ترتیب سے الگ کرنے کے متعلق تمام کوائف فوراً معلوم کئے جا سکتے ہیں۔ چنانچہ فوجوں کی سبکدوشی کے متعلق جس سوال کا جواب چاہیں۔ آپ کو اس مشین کے ذریعہ فوراً مل جائیگا۔

ٹوکیو ۱۲ ستمبر۔ جنرل شماڈا کو آج صبح گرفتار کر لیا گیا ہے۔ یہ جاپان کی سمندری کیبنٹ کا وزیر ہے۔

ٹوکیو ۱۲ ستمبر۔ جنرل ٹوجو سابق وزیر اعظم جاپان جس نے اپنے آپ کو گولی ماری ہے۔ اس کے متعلق تازہ ترین اطلاع یہ موصول ہوئی ہے۔ کہ وہ ابھی تک ٹوکیو کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ اسکی حالت خراب ہے۔ مگر امید ہے کہ بچ جائیگا۔

نیویارک ۱۲ ستمبر۔ سان فرانسسکو کانفرنس میں شامل ہونے والے امریکی مندوبین کے وفد کے ایک سرکردہ رکن نے ایٹم بم کے آئندہ استعمال کے متعلق ایک سکیم تیار کی ہے۔ جس میں اس خیال کا اظہار کیا گیا ہے۔ کہ ایک ایسی ورلڈ سکیورٹی کونسل مرتب کی جائے۔ جس کے پاس ایٹم بم چلانے والوں کی ایک ہوائی فوج ہو۔ اس فوج کا کام یہ ہو۔ کہ جہاں کہیں جارحانہ شرارت نمودار ہو۔ یہ اس کو کچلنے کے لئے ایک لمحہ کے نوٹس پر تیار ہو کر پہنچ جائے۔ کیونکہ تحفظ امن کے مسئلہ کا یہ قطعی حل ہے۔